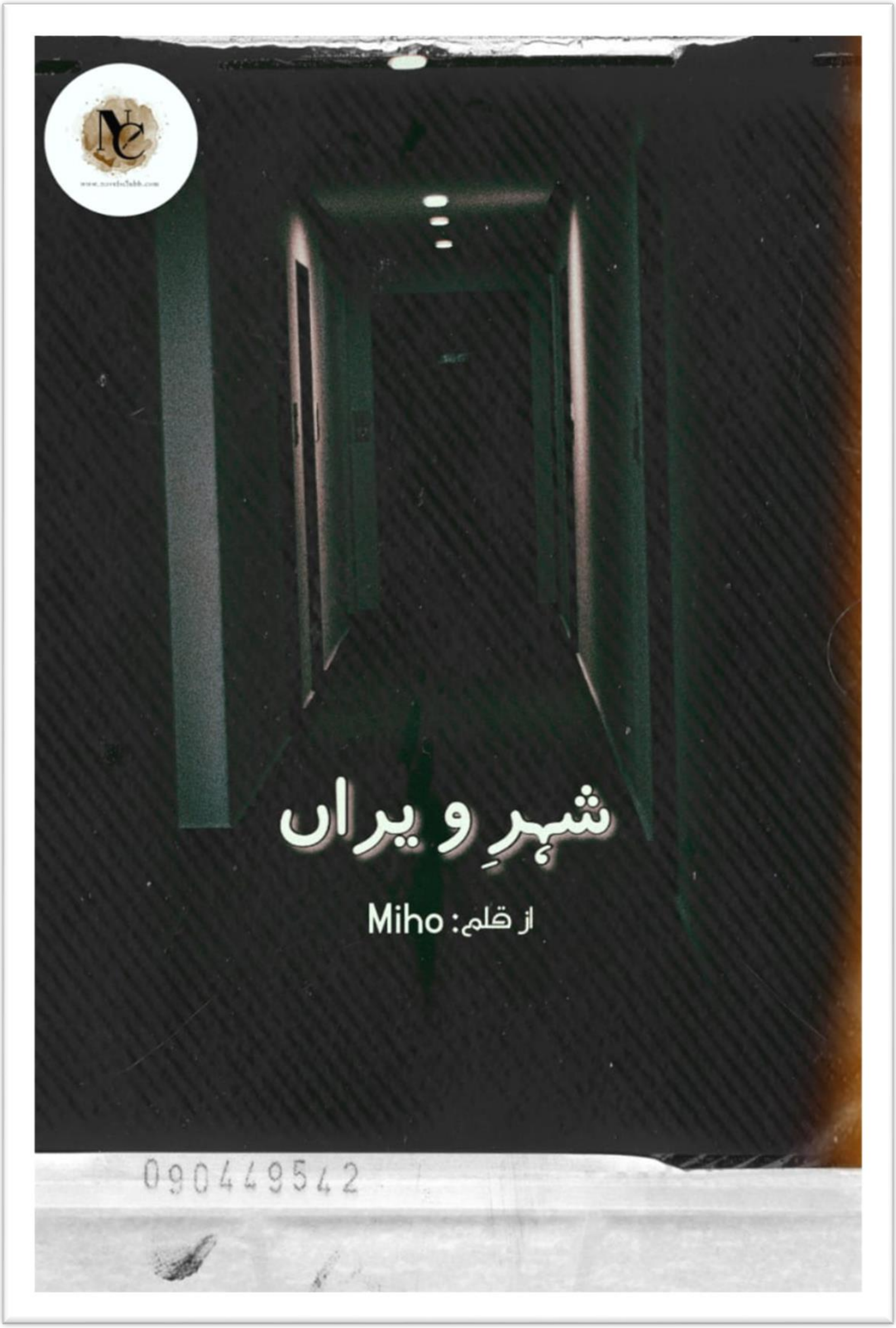
شہرِ ویران
از قلم: Miho
090449542

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

شہرِ ویران از می ہو

تعارف:

میرا نام رافیہ ہے۔ مجھے پیرانارمل (paranormal) ریسرچ کا شوق ہے۔ اسلام میں جنات کا ذکر موجود ہے۔ یعنی ایسی مخلوق جو انسانی آنکھ سے اوجھل ہے۔

اور یہی بات مجھے متجسس رکھتی ہے کہ انسانوں کے علاوہ بھی ایک ایسی مخلوق اس دنیا میں ہمارے ساتھ رہ رہی ہے جس کو شاید ہم کبھی دیکھ نہ سکیں۔ وہ بھی کھانا کھاتے ہیں، اولاد پیدا کرتے ہیں، ان کا بھی خاندان ہوتا ہے اور ان کی بھی موت ہوتی ہے، لیکن یہ تمام واقعات ان کی زندگی میں رونما تو ہوتے ہیں لیکن ہم چاہ کر بھی ان کے

www.novelsclubb.com

بارے میں زیادہ معلومات اکٹھا نہیں کر سکتے کیونکہ سنی سنائی کہانیوں میں اکثر سچ کہیں کھو جاتا ہے۔

اس لیے میں نے فیصلہ کیا کہ میں خود ایسے لوگوں کو تلاش کر کے ان کی کہانیاں دوسروں کے ساتھ شیر کروں جنہوں نے ایسے واقعات کا خود جانے انجانے میں تجربہ کیا ہے۔اور جن کی صداقت کی گواہی خود ان کے ساتھ پیش آنے والے واقعات دیں گے۔ کیونکہ ناتوان قصوں میں کوئی لڑکی ٹی وی سے نکل کر ان کا گلا دبانے آئے گی اور نہ ہی کوئی جن چراغ سے نکل کر ان کی خواہشات پوری کرے گا۔

www.novelsclubb.com

تو بس یہ ایک چھوٹا سا مجموعہ ہے جس میں میں ان لوگوں کے سچے واقعات بغیر مرچ مصالحہ لگائے آپ کے سامنے پیش کر رہی ہوں۔ اگر آپ کو بھی میری طرح ایسے واقعات میں دلچسپی ہے تو آپ اس مجموعے سے کافی لطف اندوز ہونگے۔

www.novelsclubb.com

بعد الموت:

"بیٹا کیا کہا انہوں نے؟ اظفر وہاں سے نکلا ہے یا نہیں؟"

نفیسا بیگم دوپٹّے سے ماتھے پر سے پسینہ صاف کرتے ہوئے بولیں

"نہیں اماں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اظفر آج آفس آیا ہی نہیں ہے۔"

ان کے بڑے بیٹے اظہر نے موبائل کان سے ہٹاتے ہوئے جواب دیا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ بھائی صبح آفس کے لیے ہی نکلے تھے۔"

ارم (اظہر کی چھوٹی بہن) نے ماں کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پریشان کن لہجے میں

دریافت کیا۔

www.novelsclubb.com

ہر روز کی طرح آج صبح بھی اظفر آفس کے لیے ناشتہ کر کے گھر سے اپنی بائیک پر نکل گیا تھا۔ ماں کا فرمانبردار بیٹا ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک ذمہ دار انسان بھی تھا۔ ان دو سالوں میں اس نے بغیر کسی وجہ کے یوں آفس سے ناغہ نہیں کیا تھا۔

صبح سے شام اور اب شام سے رات ہو گئی تھی۔ جب وہ گھر نہیں لوٹا تو نفیسا بیگم نے اس کے چند دوستوں کو فون کیا کہ شاید بیٹا وہاں رک گیا ہو لیکن بقول ان کے اظفر وہاں نہیں آیا تھا۔ یہ سن کر ان کا ماتھا ٹھٹکا تھا۔ تبھی انہوں نے فوراً اپنے بڑے بیٹے (اظہر) کو فون کر کے گھر بلا لیا جو کہ آج نائٹ ڈیوٹی پر ہونے کی وجہ سے گھر سے باہر تھا۔ ماں کی روہانسی آواز سنتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ کچھ بہت غلط ہو گیا ہے۔

www.novelsclubb.com

اس نے آتے ہی اظفر کے جاننے والوں اور قریبی دوستوں کو فون کیا لیکن سب کا یہی کہنا تھا کہ آج اظفر ان سے ملنے نہیں آیا اور نہ ہی ان لوگوں کا آج ملنے کا کوئی پروگرام تھا۔ ماں اور بڑے بھائی کو پریشان دیکھ کر ارم نے مشورہ دیا کہ ہو سکتا ہے اظفر ابھی بھی آفس میں ہی ہو اور کسی ضروری کام کی وجہ سے وہیں رک گیا ہو۔ لیکن تھوڑی دیر پہلے

اس کے آفس والوں نے اس خیال کی نفی کر دی کہ وہ تو آج سرے سے وہاں پہنچا ہی نہیں۔

نفیسا بیگم کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔ وہ مسلسل اپنے فون سے بار بار اظفر کے نمبر پر کال کر رہی تھیں۔ لیکن نمبر بند تھا۔

"اماں آپ پریشان نہ ہوں۔ دیکھیں میں ابھی پولیس اسٹیشن جا کر اس کی گمشدگی کی رپورٹ درج کروا دیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے پولیس ہماری کچھ مدد کر دے۔" اتنا کہہ کر اظہر چھوٹی بہن کو ماں کا خیال رکھنے کا کہہ کر گھر سے پولیس اسٹیشن کی جانب چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

اظفر کی گمشدگی کو دو دن گزر گئے تھے۔ لیکن اس کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ پولیس نے سی سی ٹی وی فوٹیج کے ذریعے اس بات کی تصدیق تو کر لی تھی کہ اظفر اس صبح مین شاہراہ سے گزرا تھا۔ کیمرے کی آنکھ نے اسے اور اس کی بائیک کو محفوظ کر لیا تھا۔ لیکن شاہراہ کے آگے موجود باقی سگنلز پر سی سی ٹی وی موجود نہ ہونے کی وجہ سے یہ پتہ لگانا مشکل تھا کہ اظفر وہاں سے آگے کہاں گیا ہو گا۔ اس کا موبائل بھی بند تھا۔ آخری لوکیشن وہی شاہراہ تھی۔

اظہر مسلسل اپنی گاڑی لے کر اس شاہراہ سے آگے جانے والی سڑکوں پر گھومتا رہا۔ وہ نجانے کتنی بار اپنے بھائی کے آفس جانے والے مخصوص راستے پر گیا تھا۔ اس امید میں کہ شاید اسے اس کا بھائی کہیں نظر آجائے لیکن اس کی تمام کوششیں رائیگاں ثابت ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب ارم پوری کوشش کر رہی تھی کہ وہ کسی طرح اپنی ماں کی ہمت باندھ سکے لیکن نفیسا بیگم چارپائی سے لگ کر رہ گئی تھیں۔ ان دو دنوں میں انہوں نے کھانے

کا ایک نوالہ بھی نہیں لیا تھا۔وہ بس آسمان کی جانب نظریں اٹھا کر زیر لب اپنے جگر کے ٹکڑے کی خیریت کی دعا کرتی رہتی تھیں۔

"اظفر کا کچھ پتہ چلا؟"

اظہر کو گھر کے اندر داخل ہوتے دیکھ نفیسا بیگم نے جھٹ سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

آج بھی پورا دن اظہر سڑکوں کی خاک چھانتا رہا تھا۔اس کے جوتے اور بال مٹی میں اٹے ہوئے تھے۔اس نے اپنی بوڑھی ماں کی جانب دیکھا۔وہ ان کو کوئی جھوٹی امید نہیں دینا چاہتا تھا اس لیے اس نے صاف گوئی سے کام لیا۔

"اماں... پولیس کہتی ہے ہمیں... ہسپتالوں میں دیکھنا چاہئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ... اظفر... اللہ نہ کرے لیکن ہو سکتا ہے اسے کوئی حادثہ پیش آ گیا ہو۔"

نفیسا بیگم کے دل کی دھڑکن یک دم تیز ہو گئی۔ چاہے وہ جتنا بھی چاہ لیں، دعا مانگ لیں لیکن حادثے تو یونہی بس ہو جایا کرتے ہیں۔ انہیں بھلا کون روک سکتا ہے؟

انہوں نے دھیمے لہجے میں اپنے بیٹے سے پوچھا

"تم کل ہسپتال جاؤ گے؟"

اظہر نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔

www.novelsclubb.com

نفیسا بیگم کچھ دیر خلا میں گھورتی رہیں جیسے کسی فیصلے پر پہنچنے کی کوشش کر رہی ہوں۔

"مجھے بھی ساتھ لے جانا"

اتنا کہہ کر وہ منہ دوسری جانب پھیر کر بستر پر لیٹ گئیں۔

انہوں نے علاقے کے بیشتر ہسپتالوں میں اظفر کو ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن کسی نے بھی اظفر کو نہیں دیکھا تھا۔ تھک ہار کر وہ لوگ واپس گاڑی میں آکر بیٹھ گئے تھے۔ اب ان کی منزل علاقے سے کچھ فاصلے پر بننے والا نیا ہسپتال تھا۔

www.novelsclubb.com

راستے میں اچانک ان کی گاڑی ایک جھٹکے سے رک گئی۔

"اب اسے کیا ہو گیا؟"

اظہر زیر لب بڑبڑایا

ماں اور ارم کو گاڑی میں بیٹھا رہنے کا کہہ کر وہ باہر آ کر گاڑی کا انجن چیک کرنے لگا۔ سب کچھ ٹھیک لگ رہا تھا۔اس نے چابی اگنیشن میں گھمائی لیکن گاڑی پھر بھی اسٹارٹ نہیں ہوئی۔

"بھائی کیا ہوا؟"

ارم کافی دیر سے اسے گاڑی کے ساتھ سر کھپاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"پتہ نہیں۔بظاہر تو سب کچھ ٹھیک نظر آ رہا ہے لیکن پتہ نہیں گاڑی اسٹارٹ کیوں نہیں ہو رہی۔"

www.novelsclubb.com

وہ کھڑکی پر جھک کر بولا

ارم بھی باہر نکل کر بھائی کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔شام ہو چکی تھی اور آس پاس ٹریفک بھی کم تھا۔کچھ دیر یوں ہی کھڑے رہنے کے بعد اظہر بولا

"مجھے نہیں لگتا یہ گاڑی اسٹارٹ ہو گی۔ شام ہو گئی ہے تم ایسا کرو اماں کو ساتھ لو اور رکشہ لے کر گھر چلی جاو۔"

ارم بھی اس سے متفق تھی۔ سڑک کے کنارے کھڑے رہنا اسے بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ ابھی وہ اپنی ماں کے پاس جانے ہی والی تھی کہ نفیسا بیگم گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر آ گئیں۔

"امی کیا ہوا؟ آپ باہر کیوں آ گئیں؟"

ارم اور اظہران کے قریب آ گئے۔

www.novelsclubb.com

نفیسا بیگم نے شہادت کی انگلی سے سامنے موجود عمارت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا

"یہاں پر پوچھا ہے تم نے؟"

عمارت کے باہر دو ایمبولینس کھڑی تھیں۔

اظہر اور ارم نے عمارت پر لگے بورڈ کو پڑھا تو ان کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔

"امی اظفر بھائی یہاں نہیں ہونگے۔"

ارم فوراً بول پڑی

نفیسا بیگم کی آنکھوں میں سوال تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟"

اظہر نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"اماں یہ سرد خانہ ہے، مردہ خانہ۔پولیس کا خیال ہے کہ اظفر کسی ہسپتال میں ہوگا۔"

نفیسا بیگم کچھ نہ سمجھتے ہوئے سر ہلانے لگیں۔

"آپ دونوں گاڑی میں بیٹھیں میں رکشہ لے کر آتا ہوں۔"

اتنا کہہ کر وہ چلا گیا۔ تبھی نفیسا بیگم کو دور سے ایک آواز سنائی دی۔

"امی میں یہاں ہوں"

www.novelsclubb.com

انہوں نے ارد گرد دیکھا۔ارم کے علاوہ وہاں کوئی نہیں تھا۔

"کیا بات ہے امی؟"

ارم نے انہیں یوں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے سوال کیا

"آواز.. تمہیں وہ آواز نہیں آئی؟"

وہ بدستور چاروں طرف دیکھ رہی تھیں۔

ارم بھی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"کیسی آواز؟"

وہ آواز پھر آئی

"امی میں یہاں ہوں۔"

www.novelsclubb.com

نفیسا بیگم کا سر چکرانے لگا۔ ارم نے انہیں سہارا دے کر گاڑی میں بٹھا دیا۔ جسم میں کمزوری ہو جانے کی وجہ سے شاید انہیں آوازیں سنائی دینے لگیں تھیں۔

کچھ دیر میں رکشہ آگیا اور وہ دونوں اس میں بیٹھ گئے۔ لیکن عجب اتفاق تھا کہ وہ رکشہ بھی اسٹارٹ نہیں ہو رہا تھا۔

"امی مت جائیں۔ میں یہاں ہوں مجھے لے کر جائیں یہاں سے۔"

وہ رکشے سے اتر گئیں۔

"یہ اظفر کی آواز ہے۔"

اب نفیسا بیگم کے ہاتھ پیر پھولنے لگے۔ ان کے بے حد اسرار پر اظہر اور ارم انہیں اس عمارت میں لے گئے۔ حالانکہ ان کو پورا یقین تھا کہ یہ نفیسا بیگم کا وہم ہے، اظفر ابھی کسی ہسپتال میں زیر علاج ہو گا۔

www.novelsclubb.com

وہاں اظفر کی تصویر دیکھ کر ایک آدمی نے تصدیق کر دی کہ آج سے تین دن پہلے انہیں اظفر سڑک کے کنارے ملا تھا۔ اسے کسی ٹرک والے نے ٹکر ماردی تھی۔ حادثے کے بعد ٹرک کا ڈرائیور موقع واردات سے بھاگ گیا۔ اظفر کے پاس سے موبائل فون اور والٹ نہیں ملا تھا۔ جبکہ اس کی بائیک اس وقت سرد خانے کی پارکنگ میں کھڑی تھی۔ جہاں تک اظفر کا تعلق تھا... تو وہ موقع پر ہی دم توڑ چکا تھا۔ اس لیے سرد خانے والے اسے یہاں لے آئے تھے۔ انہوں نے اس بارے میں متعلقہ تھانے میں اطلاع بھی دے دی تھی۔

جب نفیسا بیگم نے اظفر کی آواز سنی تھی اس وقت اظفر کی موت ہوئے تین دن گزر چکے تھے۔ نفیسا بیگم کسی سے بھی ملتی ہیں تو اس واقعہ کا ذکر ضرور کرتی ہیں۔ ان سے ملاقات پر انہوں نے اس کا ذکر مجھ سے بھی کیا اور ان کو سن کر مجھے یہ اللہ کا ایک ماں کے بے قرار دل کو قرار دینے اور اس کی مشکل آسان کرنے کا ایک طریقہ لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

ساحرہ:

آج اس کے ماموں کی بیٹی کی منگنی تھی۔ وہ لوگ شہر سے منسلک ہائی وے کے ساتھ نئی بننے والی سوسائٹی میں رہائش پزیر تھے۔ شہر سے اتنے فاصلے پر واقع ہونے کی وجہ سے اگر خاندان میں سے کسی کو وہاں جانا ہوتا تو صبح کے وقت ہی نکلتے تھے تاکہ شام ہونے سے پہلے واپس گھر پہنچ جائیں۔ لیکن چونکہ آج کی تقریب شام کو منعقد کی گئی تھی اس لیے وہ عصر کے قریب وہاں پہنچا تھا۔اور پھر لڑکوں کے ساتھ کام میں ہاتھ بٹاتے وقت کب گزرا اسے پتہ ہی نہیں چلا۔یوں سورج غروب ہو گیا اور چاروں طرف اندھیرا چھا گیا۔

www.novelsclubb.com

ویسے بھی یہ سوسائٹی ابھی حال ہی میں بنی تھی اس لیے اکثر پلاٹ ابھی بھی خالی تھے۔ چند ایک پر بنگلے تعمیر کیے گئے تھے لیکن ان کے مالکان بھی زیادہ وقت شہر میں گزارتے جس کی وجہ سے یہاں شام ہوتے ہی اندھیرے اور سناٹے کا راج ہوتا۔

ڈیکوریشن والوں کو ضروری ہدایات دے کر وہ جب بلآخر کام سے فارغ ہوا تو اس نے موبائل میں وقت دیکھا۔ ساڑھے گیارہ بج چکے تھے۔ تمام مہمان دس بجے گروپ کی شکل میں وہاں سے جا چکے تھے۔ بیشتر نے اکیلے جانے کے بجائے کسی اور سے لفٹ لے کر ساتھ جانے پر اکتفادہ کیا۔ راستہ سنسان ہونے کی وجہ سے ڈکیتی کی وارداتوں میں دن بہ دن اضافہ ہوتا جارہا تھا۔ خواتین نے تقریب سے نکلنے سے پہلے ہی اپنے قیمتی زیورات اتار کر محفوظ کر لیے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس کی فیملی بھی انہی میں سے کسی کے ساتھ گھر کے لیے نکل چکی تھی۔ اس لیے اس کے لئے وہاں مزید رکنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ ماموں کو الوداعی کلمات کہہ کر اس نے اپنی بائیک اسٹارٹ کی اور ان کے بنگلے کی حدود سے باہر نکل آیا۔

سوسائٹی کے مرکزی گیٹ سے گزرتے ہوئے اس نے مین روڈ کی جانب دیکھا۔ شاید اسے کسی جاننے والے کی گاڑی نظر آجائے لیکن وہاں مکمل سناٹا تھا۔ وہ اسٹریٹ لیمپ کی روشنی میں تیز رفتار سے بائیک کو دوڑاتا ہوا لے جارہا تھا۔ اس نے آج تک کبھی اندھیرے میں یہاں سے گھر تک کا سفر یوں اکیلے نہیں کیا تھا۔ اس لیے اسے کچھ بے چینی تھی لیکن وہ مطمئن تھا کہ کم از کم وہ اپنا مہنگا والا موبائل گھر چھوڑ کر آیا تھا۔

سفر خاموشی سے کٹتا رہا حتی کہ وہ اس جنگل کے قریب پہنچ گیا۔ سڑک کی دونوں جانب واقع درختوں اور جھاڑیوں کے جھنڈ میں سے رات کے اس پہر مختلف جانوروں کی آوازیں آرہی تھیں۔ یہ جنگل زیادہ گہرا نہیں تھا۔ یہ وہ زمینیں تھیں جن کا ابھی سودا نہیں ہوا تھا اور کوئی بعید نہیں کہ آئندہ دس پندرہ سالوں میں اس جگہ پر بھی کوئی عالیشان ہاؤسنگ سوسائٹی تعمیر ہو چکی ہو۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے خیالات میں گم تھا کہ اسے سڑک سے دور دائیں جانب کوئی ہیولا سا کھڑا دیکھائی دیا۔ پہلے تو اسے گمان گزرا کہ یہ اس کا وہم ہے۔ کیونکہ جنگل کے ارد گرد کافی اندھیرا تھا۔ ہو سکتا ہے اس کا دماغ تاریکی کو دیکھ کر کنفیوز ہو گیا ہو۔ جیسا کہ اکثر اوقات ہوتا ہے۔ لیکن ذرا پاس پہنچنے پر جب اس نے غور سے دیکھا تو اسے محسوس ہوا کہ وہ ہیولا باقائدہ حرکت بھی کر رہا تھا۔ خوف کی ایک لہر اس کے جسم میں سرایت کر گئی۔ عموماً ایسی صورتحال میں اسے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے تھا کیونکہ گو کہ اس راستے کو لوگ کم استعمال کرتے تھے لیکن اب ایسا بھی نہیں تھا کہ یہاں اس کے علاوہ رات کے اس پہر کوئی اور موجود نہ ہو۔ ہو سکتا ہے کوئی لفٹ لینے کے لیے کھڑا ہو یا پھر وہ اس کے خاندان کا ہی کوئی فرد ہو؟ لیکن آس پاس کوئی گاڑی نظر نہیں آرہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے بائیک کی رفتار کم کر دی۔ اب وہ اس ہیولے کو واضح طور پر دیکھ سکتا تھا۔ وہ برقعے میں ملبوس کوئی خاتون تھی جس نے چہرے پر نقاب پہنا ہوا تھا۔ سوائے اس کی آنکھوں کے اس تاریکی میں اور کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ اس کی آنکھیں بڑی تھیں اور وہ اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

اس نے تھوک نگلا۔ آس پاس مکمل خاموشی تھی۔ وہ خاتون اتنی رات کو اکیلے اس سنسان سڑک پر کیا کر رہی تھی؟ اس نے بائیک اس عورت سے کافی فاصلے پر کھڑی کی۔ وہ بدستور اسے دیکھ رہی تھی۔

اس نے اپنے دوستوں سے ایسی بہت سی کہانیاں سن رکھی تھیں کہ کیسے لال دلہن کے جوڑے میں ملبوس ایک لڑکی سنسان سڑک پر نوجوان لڑکوں سے لفٹ لینے کے بہانے ان کا شکار کرتی ہے۔ لوگ اسے پچھل پیری اور ڈائن جیسے ناموں سے پکارتے تھے۔ لیکن اس نے کبھی ایسی باتوں کو سنجیدگی سے نہیں لیا لیکن آج نجانے کیوں رات کے اندھیرے میں سنسان سڑک پر اس انجان عورت کو یوں اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر اسے وہ ساری کہانیاں یاد آنے لگیں اور اس کا دل ایک غیر محسوس کن انداز میں اسے چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ یہاں سے بھاگ چلو۔

www.novelsclubb.com

وہ عورت ابھی بھی وہیں کھڑی اس کو گھور رہی تھی۔اس نے بلآخر خود ہی ہمت کر کے اس سے دریافت کیا۔

"آپ...اتنی رات کو یہاں...؟"

لیکن وہ اس سے آگے بات مکمل نہیں کر سکا کیونکہ وہ عورت اس کے قریب پہنچ گئی۔ اس نے فوراً عورت کے پیروں کی جانب دیکھا کیونکہ اس کے دوستوں کے مطابق پچھل پیری کے دونوں پیر الٹے ہوتے ہیں۔ یہ دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی کہ عورت کے پیر نارمل تھے۔

"کیا آپ مجھے آگے تک چھوڑ دیں گے؟"

www.novelsclubb.com

عورت نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

اس کی آواز میں ایک ترنم تھا۔وہ شاید بیس پچیس کے قریب کی لڑکی تھی۔ قد بھی اس کا اچھا خاصا تھا۔

وہ اثبات میں سر کو ہلانے ہی والا تھا کہ اسے اس عورت کی آنکھوں کا رنگ بدلتا ہوا دیکھائی دیا۔اس نے پلک جھپک کر دوبارہ دیکھا کہ کہیں یہ اس کی نظر کا دھوکا تو نہیں۔ لیکن پہلے جو آنکھیں اسے بڑی اور خوبصورت دیکھائی دی تھیں اب وہ خوفناک اور خونخوار لگ رہی تھیں۔اپنے جسم پر ٹھنڈے پسینے محسوس ہوتے ہی اس نے ایک منٹ بھی ضائع کیے بغیر بائیک سامنے کی جانب دوڑادی۔

اسے خود سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا۔لیکن اس کی چھٹی حس اسے مسلسل وہاں سے بھاگ جانے پر اکسارہی تھی۔وہ ابھی کچھ دور ہی آیا ہوگا کہ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔وہ عورت اس کی بائیک کے پیچھے کسی حیوان کی طرح دوڑ رہی تھی۔اس کی رفتار کو انسانی رفتار کہنا سراسر جھوٹ ہوگا۔وہ جانور، بلکہ اس سے بھی تیزی سے دوڑ رہی تھی۔اس کی آنکھیں سیاہ تھیں۔ان سے گویا سیاہی بہہ رہی ہو۔اس نے بائیک کی رفتار مزید تیز کردی۔نجانے یہ سب کیا ہو رہا تھا لیکن وہ جو کوئی بھی تھی وہ کم از کم انسان نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے بے اختیار بریک لگانا پڑا کیونکہ وہ عورت اب بائیک کے بالکل سامنے کھڑی تھی۔ سڑک کے بیچوں بیچ۔ وہ اچانک اتنی جلدی وہاں کیسے پہنچی؟ اس سوال کا جواب اس کے پاس نہیں تھا۔ اس نے بائیک کے رکتے ہی گاڑی کا رخ موڑ دیا۔ وہ ایسی صورتحال میں گھر نہیں جا سکتا تھا۔ نہیں یہ تو ایک بہانہ تھا، درحقیقت اس میں آگے جانے کی ہمت نہیں تھی۔ وہ واپس ماموں کے گھر چلا جائے گا، وہاں رات گزار کر صبح سویرے نکل جائے گا۔ ہاں یہی ٹھیک رہے گا۔

اب بائیک کا رخ مخالف سمت میں تھا۔ اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا وہ عورت یوں ہی سڑک کے بیچوں بیچ کھڑی اس کو جاتا دیکھ رہی تھی۔ شکر ہے جان بچ گئی۔

www.novelsclubb.com

ابھی اس نے شاید اتنا ہی کہا ہو کہ سامنے سڑک پر اسے ایک بڑی سی دیوار نظر آئی۔ اینٹوں کی دیوار۔ اس کی لمبائی اتنی تھی کہ اسے وہ دیوار اوپر آسمان سے جڑی دیکھائی دی۔ اور چوڑائی میں وہ پوری سڑک سمیت دونوں جانب کے جنگلات کو بھی لپیٹ میں

لئے ہوئی تھی۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟چند سیکنڈ پہلے تو وہاں کچھ نہیں تھا۔اس نے ایک بار پھر بریک لگادیا۔

ایک پیر زمین پر رکھے وہ اس دیوار کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا تھا۔اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ پیچھے مڑ کر دیکھے۔ تبھی اسے ایک دلفراش چیخ سنائی دی۔اسے لگ رہا تھا کہ اس کے کان کے پردے آج پھٹ جائیں گے۔وہ عورت بری طرح چیختی چلاتی اس کی جانب دوڑ رہی تھی۔آج یا تو وہ اس بلا کا نوالہ بنے یا وہ اس دیوار کا کوئی بندوبست کرے۔

اس نے بغیر کچھ سوچے سمجھے بائیک سامنے کی جانب بڑھادی۔کسی چڑیل کا نوالہ بننے سے اچھا ہے کہ وہ حادثاتی موت مر جائے۔دیوار اس کے قریب آرہی تھی۔لیکن اب اسے کسی بات کی پرواہ نہیں تھی۔اس نے آنکھیں بند کر کے اللہ کا نام لیا اور...

www.novelsclubb.com

جب اس کی آنکھیں کھلیں تو اسے پورے جسم میں ٹھیسیں اٹھتی محسوس ہوئیں۔ اپنے آپ اوسان پر قابو پانے کے بعد اس نے خود کو زمین پر اوندھے منہ پایا۔ جب اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو کمر سے درد کی ایک لہر اس کی گردن تک چلی گئی۔

"آہ!"

اس نے ارد گرد نظر دوڑائی۔ وہ وہی جنگل تھا۔ وہ اس وقت سڑک کے بیچ کھڑا تھا۔ دائیں جانب اسے اپنی بائیک نظر آئی لیکن یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا کہ اس کی بائیک تین ٹکڑوں میں تھی۔ جیسے کسی نے تیز دھار آلے سے اس کے تین ٹکڑے کر دیے ہوں۔ اس نے فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن وہاں اب نا تو وہ دیوار تھی اور نہ ہی وہ عورت۔

www.novelsclubb.com

اس نے ماتھے پر موجود پسینے کی بوندوں کو ہتھیلی کی پشت سے صاف کیا۔ جو کچھ بھی ہوا اسے سمجھنے سے وہ قاصر تھا۔ اس نے جیب سے موبائل نکال کر وقت دیکھا۔ رات کے بارہ بج رہے تھے۔ یعنی ماموں کے گھر سے نکلے ہوئے اسے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا۔ وہ

واقعات جوان تیس منٹوں میں رونما ہوئے وہ کسی صورت بھی اس کا وہم نہیں ہو سکتے اور اس بات کا سب سے بڑا ثبوت اس کی بائیک کے وہ تین ٹکڑے تھے جو اس عورت کے وجود کی موجودگی کی گواہی دے رہے تھے۔

وہاں مزید رکنا چونکہ بیکار بھی تھا اور خطرناک بھی۔اس لیے وہ پیدل ہی ماموں کے گھر کی جانب چل دیا۔وہاں پہنچ کر اس نے انہیں اتنا بتانا ہی بہتر سمجھا کہ راستے میں اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔خاندان میں اس نے کسی سے اس واقعہ کا ذکر نہیں کیا لیکن اس کی بائیک کی ابتر حالت دیکھ کر لوگ طرح طرح کے سوالات ضرور اٹھاتے تھے۔اس کے مکینک نے تمسخرانہ لہجے میں پوچھا تھا

www.novelsclubb.com

"یار کسی بھوت پریت نے تو تمہاری بائیک کا یہ حال نہیں کیا؟"

جس پر وہ بس پھیکی مسکراہٹ دے کر ہی رہ گیا تھا۔لیکن اس رات کے بعد اس نے قسم کھالی تھی کہ کبھی دوبارہ اس راستے سے سفر نہیں کرے گا۔

میں البتہ اس راستے سے کافی بار گزر چکی ہوں لیکن آج تک ایسا کوئی واقعہ میرے ساتھ پیش نہیں آیا۔ لیکن زاہد نے جب مجھے اپنی بائیک کی باقیات دکھائیں تو مجھے مجبوراً ماننا پڑا کہ اتنی صفائی سے کسی بائیک کے تین ٹکڑے کرنا انسان کے بس کی بات تو نہیں لگتی۔ زاہد کو آج بھی اپنی بائیک کا غم کھائے جاتا ہے جو افسوس کے ساتھ دوبارہ کبھی جانبر نہ ہو سکی۔

www.novelsclubb.com

جسد و روح:

صبح کا سورج طلوع ہوئے بہت وقت بیت چکا تھا۔ کھڑکی پر پردے نہ ہونے کی وجہ سے روشنی سیدھا اس کی نیند میں خلل ڈال رہی تھی۔ جوریہ نے آنکھیں کھول کر کھڑکی کی جانب دیکھا تو تیز روشنی اس کی آنکھوں میں چبھنے لگی۔اس نے کروٹ بدل لی۔ باہر گاڑیوں کا شور صاف سنائی دے رہا تھا۔ کچن میں توے پر پراٹھا ڈلنے کی آواز سن کر اس نے بلآخر اٹھنے کا ارادہ کر لیا۔

بیڈ سے نیچے قدم رکھتے ہی وہ سیدھا باتھ روم کی جانب چل دی لیکن کسی خیال کے تحت اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ لیکن وہاں کا منظر دیکھ کر اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ سامنے بیڈ پر وہ یعنی جوریہ ابھی بھی لیٹی گہری نیند میں سو رہی تھی۔

"لیکن... میں تو..."

www.novelsclubb.com

اس نے نیچے دیکھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ دیکھ پاتی اسے ایک جھٹکا لگا اور پھر جب اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ چھت کو دیکھ رہی تھی۔

"میں دوبارہ بیڈ پر کیسے آگئی؟ ابھی تو میں اٹھ کر باتھ روم کی طرف گئی تھی۔"

اس نے لیٹے لیٹے سوچا

"ہو سکتا ہے میں کوئی خواب دیکھ رہی تھی؟"

اس نے دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی تو اس بار پھر اس کا جسم بیڈ پر ہی لیٹا ہوا تھا۔ وہ سٹپٹا گئی۔ یہ سب کیا ہو رہا تھا؟

www.novelsclubb.com

اس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں تو وہ دوبارہ بیڈ پر لیٹی چھت کو دیکھ رہی تھی۔اس بار اس نے بیڈ پر بیٹھنے کی کوشش کی لیکن اس بار بھی اس کا جسم بیڈ پر تھا اور وہ بیٹھ چکی تھی۔

"کہیں... میں مر تو نہیں گئی؟ میری روح میرے جسم سے باہر کیسے آگئی؟"

وہ روہانسی ہو گئی۔اسے تو ابھی ممی سے بھی ملنا تھا۔وہ انہیں کیسے بتائے کہ ان کی بیٹی مر چکی ہے۔اب وہ کسی سے کبھی نہیں مل سکے گی۔

اسی شش و پنج میں اس نے ایک بار پھر بیڈ سے اٹھنے کا ارادہ کیا لیکن اس بار اسے لگا جیسے خاردار تار یا رسی نما کوئی چیز اس سے لپٹ گئی ہو اور پھر ایک ہی جھٹکے میں کسی نے اسے اس کے جسم کی جانب کھینچا۔

www.novelsclubb.com

ایک گہری سانس لے کر وہ بیڈ پر اچھلی جیسے کہیں بہت اونچائی سے بیڈ پر گری ہو۔اس نے فوراً نیچے اتر کر آئینے میں خود کو دیکھا۔پھر پیچھے بیڈ کو۔

اب وہاں اس کا جسم نہیں تھا۔اس کی روح واپس جسم میں تھی۔وہ نجانے کب تک وہاں کرسی پر بیٹھی اس بارے میں سوچتی رہی۔اس کی سوچوں کی ٹرین کو بریک اس وقت لگے جب اس کی ممی کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئیں۔

"کیا ہوا ابھی تک فریش نہیں ہوئی؟ وہاں ناشتہ رکھا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔"

انہوں نے آکر اسے اطلاع دی لیکن وہ کہاں ان کی بات سن رہی تھی۔وہ دوڑ کر ان کے گلے لگ گئی۔آج اگر اس کی روح کا جسم سے رابطہ ہمیشہ کے لیے منقطع ہو جاتا تو وہ انہیں کبھی ایسے گلے نہیں لگا پاتی۔

www.novelsclubb.com

شاید ہماری زندگی میں ایسے بہت سے لوگ اور لمحات آتے ہیں جنہیں ہم زیادہ توجہ دیے بغیر نظرانداز کردیتے ہیں۔شاید اس لیے کہ وہ ہمیں باآسانی دستیاب ہوتے ہیں یا پھر ہمیں روز روزان کی عادت ہوگئی ہوتی ہے۔لیکن شاید ہم بھول جاتے ہیں کہ وہ لوگ اور وہ لمحات پلک جھپکتے ہم سے چھن سکتے ہیں۔اس لیے زندگی کے ہر لمحے کو اپنے پیاروں کے ساتھ گزاریں کیونکہ ضروری نہیں زندگی جو ریہ کی طرح آپ کو بھی دوسراموقع فراہم کرے۔

www.novelsclubb.com

بِن بلائے مہمان:

سالانہ امتحان دو دن میں شروع ہونے والے تھے۔اور اس سال اسے ہر حال میں اوّل پوسیشن لینی ہی لینی تھی۔اس لیے آج اس نے اپنی عزیز کزن کی سالگرہ میں شرکت سے معذرت کر لی تھی۔البتہ باقی گھر والے اس تقریب میں شامل ہونے کے لیے چلے گئے تھے۔اس نے اپنی چھوٹی بہن کو تاکید کر دی تھی کہ وہ ڈھیر ساری تصاویر کھینچ کر اسے واٹس ایپ کر دے تاکہ وہ بھی دیکھ سکے کہ وہاں کون کون آیا تھا اور سب نے مل کر کیا کیا۔

مغرب کا وقت ہونے والا تھا۔اچانک گھر کی لائٹ چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

"ایک تو یہ بجلی والے بھی، مجال ہے کہ ہمیں ایک منٹ ایکسٹرا لائٹ دے دیں۔"

دل ہی دل میں بجلی والوں کو کوستے ہوئے اس نے بیڈ کی پچھلی جانب دیوار پر بنی کھڑکی کھول دی تاکہ کچھ روشنی اندر آسکے۔ وہاں ایک بالکنی تھی جس میں اس وقت اجالا تھا۔

وہ اس وقت گھر کی اوپری منزل میں تھی اور کارنر کا مکان ہونے کی وجہ سے وہاں مغرب کے کافی بعد تک بھی کچھ کچھ روشنی رہتی تھی۔ وہ واپس بیڈ پر آکر بیٹھ گئی اور اپنے سامنے کھلی کتابوں کا مطالعہ کرنے لگی۔

کچھ دیر بعد اسے محسوس ہوا کہ کمرے کا درجہ حرارت کافی حد تک بڑھ گیا تھا۔ یا پھر پنکھا بند ہونے کی وجہ سے اسے گرمی لگنا شروع ہو گئی تھی۔ وہ اپنے نوٹس کو ہاتھ میں پکڑ کر پنکھا جھلنے لگی۔ لیکن گرمی کی شدت میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تبھی اسے اپنی کمر پر تپش محسوس ہوئی۔ پسینہ اس سے پانی کی طرح بہنے لگا۔ یہ مارچ کا پہلا ہفتہ تھا اور اتنی گرمی یوں اچانک ہو جانا معیوب بات تھی۔ کل رات تک تو وہ کمبل اوڑھ کر سو رہی تھی۔ اس نے ایک لمبا سانس خارج کیا۔

"جو بھی ہو مجھے آج اپنی تیاری مکمل کرنی ہے۔"

اتنا کہنا تھا کہ اسے ایک عجیب سی بدبو اپنے ارد گرد پھیلتی محسوس ہوئی۔ جیسے کوئی چوہا مر گیا ہو یا کوئی چیز گل سڑ گئی ہو۔ آس پاس دیکھنے پر اسے سمجھ نہیں آیا کہ یہ بدبو آ کہاں سے رہی تھی۔ یا شاید یہ کسی ایک مخصوص جگہ سے نہیں بلکہ پورے کمرے سے آ رہی تھی۔

"شاید باہر کچرے کا ٹرک آیا ہو گا۔ اس سے بھی ایسی ہی گندی بو آتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

سوچتے ہوئے اس نے کتاب کا ورق پلٹا

ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ اسے کمرے کے چاروں کونوں سے سرگوشیوں کی آوازیں آنے لگیں۔ لگ رہا تھا جیسے بہت سارے لوگ وہاں اندر آ گئے تھے۔ کبھی کسی بچے کے رونے کی آواز تو کبھی کسی برتن کے دوسرے برتن سے ٹکرانے کی آواز۔ وہ فوراً بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ گھر میں تو کوئی بھی نہیں تھا۔

سرگوشیاں ہر لمحے بڑھتی جا رہی تھیں اور اوپر سے یہ گندی بدبو! اب اسے کچھ مردوں کی آپس میں گفتگو کرنے کی آوازیں بھی آنے لگیں۔ پھر جیسے کوئی خاتون اپنے بچے کو ڈانٹنے لگی، پھر کچھ بچوں کے کھیل کود کی آوازیں آنے لگیں۔

وہ چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ کمرہ بظاہر بلکل نارمل تھا۔ لیکن کچھ تو ایسا تھا جو اس کی آنکھیں بھلے ہی دیکھ نہیں پا رہی ہوں لیکن اس کے کان سب سن رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس نے دھیرے دھیرے بیڈ پر سے اپنی کتابیں اور چیزیں سمیٹیں۔ اب وہاں رکنا محض بے وقوفی تھی۔ وہ چپ چاپ نچلی منزل کی جانب چلی گئی۔

اسے پہلے ہی اس کی ماں نے تاکید کی تھی کہ امتحان کی تیاری اپنے کمرے میں بیٹھ کر کرے اور بھول کر بھی اوپر والے کمرے میں نہ جائے لیکن وہ کہاں کبھی ان کی بات سنتی تھی۔ اسے لگتا تھا کہ اس کی بھابھی نے بلاوجہ ایسی فضول افواہیں اس کمرے کے متعلق خاندان بھر میں پھیلادی تھیں لیکن آج جو کچھ اس نے محسوس کیا اس کے بعد اس نے توبہ کرلی تھی کہ وہ دوبارہ اوپر موجود مہمانوں کو کبھی پریشان نہیں کرے گی۔

جب میں نے پوچھا کہ اس کمرے میں کیا کبھی ماضی میں بھی ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ وہ کمرہ گیسٹ روم ہے اور وہ اوپری منزل پر تعمیر کیا گیا تھا۔ لیکن وہاں اکثر پراسرار چیزیں ہوتی رہتی ہیں۔ کبھی وہاں کوئی سایہ نظر آتا ہے تو کبھی کمرہ خالی ہونے کے باوجود عجیب عجیب سی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ اب وہ کمرہ مقفل ہے۔ شاید اس کا بند رہنا ہی گھر والوں کے لیے بہتر ہو۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

آنکھیں:

زین اپنی کمپنی کی طرف سے اس گاؤں میں آیا تھا۔ کچھ پراجیکٹس کے لیے وہاں کی زمینوں کا جائزہ لیتے لیتے اسے شام ہوگئی۔ اس نے گاؤں کی ایک مسجد میں مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد واپس شہر کا راستہ لیا۔

ارد گرد کھیتوں میں اس سال کی فصل تیار لہرا رہی تھی۔ ان کی کٹائی کا کام باقی تھا جو کے کچھ دنوں میں شروع ہونے والا تھا۔ گاڑی کی رفتار تیز تھی۔ وہ دونوں ہاتھ سٹیئرنگ وہیل پر رکھے بہت انہماک سے گاڑی چلا رہا تھا۔ کچھ گھنٹوں بعد وہ گاؤں کی آبادی سے بہت دور نکل آیا۔

www.novelsclubb.com

آسمان پر اندھیرا چھا گیا۔ گاؤں میں آلودگی نہیں تھی اس لیے اس نے کافی عرصے بعد آسمان پر اتنے ستاروں کو ایک ساتھ دیکھا۔ شہر میں یہ منظر اب کہاں نظر آتا تھا۔

کچھ دیر بعد اس نے ہاتھ میں بندھی گھڑی میں وقت دیکھا۔ عشا کا وقت ہو چکا تھا۔ زین کو اس کے والد نے بچپن سے سکھایا تھا کہ چاہے دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے لیکن کبھی نماز قضا نہیں کرنا۔ ایک نماز ہی ہے جو انسانوں کا رابطہ خدا سے ٹوٹنے نہیں دیتی اور انسان کو بھی اس رابطے کو ٹوٹنے سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

زین نے دائیں بائیں نظر دوڑائی لیکن وہاں صرف خالی زمینیں تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اسے گاڑی کی ہیڈ لائیٹ کی روشنی میں کچھ فاصلے پر ایک مکان نما جگہ نظر آئی۔

"شاید یہ کوئی ڈھابہ ہو؟"

www.novelsclubb.com

قریب پہنچنے پر وہ ایک چھوٹے کمرے جیسی جگہ تھی۔ دو سیڑھیاں اندر کو جاتی تھیں۔ زین گاڑی پاس ہی کھڑی کر کے اندر کی جانب چل دیا۔ اندر لالٹین جل رہا تھا۔ اس کی ہلکی زرد روشنی میں زین نے دیکھا کہ چھوٹے کمرے نما جگہ سے ایک راستہ باہر کی جانب جاتا تھا۔ وہ اس طرف چلا گیا۔

وہاں کھلے آسمان میں چاند کی روشنی میں ایک بڑااور قدرے پرانا برگد کادرخت موجود تھا۔ درخت کی پچھلی جانب اسے ایک اور کمرے جیسی جگہ دیکھائی دی۔ اندر داخل ہونے پر وہ ایک خالی کمرہ تھا۔اس کی تعمیر سے ظاہر تھااسے نمازادا کرنے کے لیے بنایا گیا تھا۔

وہاں شاید ہوا کی وجہ سے بہت سارے پتے زمین پر جمع ہو گئے تھے۔ زین نے آستین چڑھا کر پاس رکھی جھاڑو سے وہاں کی صفائی کی۔ پھر کمرے کی پچھلی جانب پانی کی تلاش میں آنکلا۔ خوش قسمتی سے وہاں ایک کنویں موجود تھا۔ پس اس نے وضو کیااور واپس اس کمرے میں پہنچ گیا۔ لیکن وہاں پر سفید کپڑوں میں کوئی بزرگ کھڑے تھے۔ انہوں نے سر پر ٹوپی اور اس کے اوپر ایک رومال پہن رکھا تھا۔ رومال سے انہوں نے اپنے ماتھے اور آنکھوں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں وہاں سفید کپڑوں میں ملبوس اور بہت سارے افراد اندر داخل ہو گئے۔ ان سب کے چہرے بھی سر سے آتے رومال سے ڈھکے ہوئے تھے۔ صف بندی کے بعد با جماعت نماز کی شروعات کر دی گئی۔ زین قدرے حیران تھا کہ آس پاس آبادی نہ ہونے کے باوجود اس چھوٹی سی مسجد میں رات کے اس وقت بھی کثیر تعداد میں نمازی موجود تھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ باہر آ گیا۔

اندر کسی نے اس سے گفتگو نہیں کی اور اس نے بھی بلاوجہ کسی کو پریشان کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ وہ سیڑھیوں پر بیٹھ کر اپنے جوتے پہن رہا تھا جب غیر ارادی طور پر اس کی نظر وہاں سے اندر جانے والے شخص پر پڑی۔ وہ بھی باقیوں کی طرح سفید لباس اور رومال اوڑھے ہوئے تھا لیکن چونکہ زین اس وقت چوکھٹ پر بیٹھا ہوا تھا اس لئے اوپر دیکھنے پر اسے اس آدمی کی آنکھیں نظر آ گئیں۔ اور ایک لمحے کو تو وہ ششدہ رہ گیا۔

اس آدمی کا چہرہ نارمل تھا لیکن اس کی آنکھوں مکمل طور پر جامنی رنگ کی تھیں۔ اگر ٹھیک سے بیان کیا جائے تو ایسا لگ رہا تھا جیسے زین اس وقت خلا کو دیکھ رہا ہو۔ جس

www.novelsclubb.com

طرح galaxy گلابی، جامنی رنگت کی ہوتی ہے اور اس میں بہت سارے چھوٹے بڑے ستارے نظر آتے ہیں۔ اس آدمی کی آنکھیں بلکل ویسی تھیں۔ نہ ان میں کوئی لینس تھا اور نہ ہی سفیدی۔ آنکھیں پوری کی پوری طرح جامنی اور گلابی آمیزش کے ساتھ چھوٹے چھوٹے سفید ستاروں نما دھبوں سے چمک رہی تھیں۔

وہ شخص وہاں سے مسجد کے اندر چلا گیا۔ زین فوراً جوتے پہن کر وہاں سے گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا۔ کپکپاتے ہاتھوں سے اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور وہاں سے جتنی جلدی نکل سکتا تھا وہ نکل گیا۔

صبح فجر کے وقت وہ کسی ڈھابے پر رکا تھا اور وہاں کل رات والے واقعہ کے ذکر پر اس ڈھابے کے مالک نے اسے بتایا کہ اس مسجد میں صرف دوسری مخلوق نماز ادا کرنے آتی ہے۔ ارد گرد موجود آبادی وہاں کا رخ نہیں کرتی۔ زین حیرت زدہ تھا کہ وہ ایک ایسی مخلوق کے ساتھ باجماعت نماز ادا کر کے آیا تھا جس کو انسانی آنکھ نے شاید ہی کبھی دیکھا ہو۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com

نجاست :

انہیں اس نئے گھر میں شفٹ ہوئے ایک مہینہ گزر چکا تھا۔ شازیہ کو ہمیشہ کسی ایسے گھر کی تلاش تھی جسے وہ اپنی مرضی سے سجا سنوار سکے آخر کو وہ ایک انٹیریئر ڈیزائنر تھی۔ اس کا پرانا کرایہ کا گھر بہت چھوٹا تھا اور اس کی تعمیر بھی بغیر کسی نقشے کے ہوئی تھی۔ اس لیے چاہے وہ جتنے جتن کر لیتی تب بھی اس گھر میں وہ "لک" (look) نہیں آتا جس کی وہ خواہشمند تھی۔

گھر تو یہ بھی کرایہ کا ہی تھا۔ آج کے زمانے میں کہاں سب کو اپنا گھر لینا نصیب ہوتا ہے۔ وہ دونوں میاں بیوی دن رات محنت کر کے پیسے جمع کر رہے تھے لیکن جب تک انہیں اپنی پسند کا گھر نہیں مل جاتا تب تک انہیں کرایہ دار کی حیثیت سے ہی رہنا ہو گا۔ لیکن قسمت اچھی تھی کہ انہیں یہ گھر انتہائی سستا پڑا تھا۔ کرایہ معقول اور لوکیشن بے حد خوبصورت تھی۔

www.novelsclubb.com

شازیہ کی ایک بیٹی تھی جو سولہ برس کی تھی۔اسے بھی یہ گھر بہت پسند آیا تھا۔کچھ ہفتے سامان وغیرہ کی سیٹنگ کے بعد اب وہ ایک چھوٹی سی جنت لگتا تھا۔اوپر والا پورشن ان کا تھا جبکہ نیچے مالک مکان کی فیملی رہائش پزیر تھی۔

ایک مہینہ یوں ہی گزر گیا اور انہیں یہاں رہتے ہوئے کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔اس دن بھی عالیہ چھت پر بیٹھی سیلفیاں لے رہی تھی۔ وہ روز اس وقت چھت پر آ جاتی کیونکہ یہاں کی نیچرل لائٹنگ میں جو تصویریں آتی تھیں وہ بہت خوبصورت لگتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اپنے ساتھ وہ پیزہ بھی پلیٹ میں رکھ کر اوپر لے آئی تھی حالانکہ شازیہ نے اس سے کہا بھی تھا کہ پیزہ کھا کر چھت پر چلی جائے لیکن وہ کہاں کسی کی سننے والی تھی۔اکلوتی ہونے کی وجہ سے وہ کسی حد تک ضدی اور خود سر تھی۔

چھت خالی رہتی تھی۔ اس کی پچھلی جانب فرش پر ایک بڑا روشندان بنا ہوا تھا۔ یہ روشندان اوپر والے پورشین میں بھی بنا تھا اور اس میں جھانکنے پر دونوں پورشن دیکھائی دیتے تھے۔ ان پر ایک لوہے کا جال لگا دیا گیا تھا۔ روشندان کے چاروں طرف تقریباً چار فٹ کی چار دیواری کی گئی تھی۔ چونکہ چھت پر بیٹھنے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا تو عالیہ اکثر اوقات اس چار دیواری پر چڑھ کر بیٹھ جاتی۔ نیچے لوہے کا مضبوط جال لگے ہونے کی وجہ سے وہ خود کو محفوظ تصور کرتی تھی۔

اس نے آج بھی ایسا ہی کیا۔ دیوار پر بیٹھ کر اس نے پیزہ کی پلیٹ بھی اپنے برابر میں رکھ لی۔ اب وہ مختلف فلٹرز لگا لگا کر تصویریں لے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

روشندان کی چوڑائی اتنی زیادہ نہیں تھی اس لیے وہ ایک پیر سامنے کی دیوار پر جما کر بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک اس کا پیر سلپ ہو گیا۔ خود کو گرنے سے بچانے کے لیے اس نے دیوار کا سہارا لینا چاہا۔ لیکن اس کوشش میں پیزہ کی پلیٹ سیدھا نیچے گر گئی۔ عالیہ البتہ محفوظ رہی۔ اس نے ایک ہاتھ سینے پر رکھ کر گہری سانس خارج کی۔

"شکر میرا موبائل فون نیچے نہیں گرا۔"

اس نے نیچے دیکھا تو لوہے کے جال پر پلیٹ اوندھی پڑی تھی۔ جھک کر اس نے جب پلیٹ اٹھائی تو اس میں پیزے کا جو ایک سلائس گرنے سے قبل موجود تھا، وہ اب وہاں نہیں تھا۔ جال میں بڑے بڑے خانے بنے تھے۔ شاید پیزہ انہی میں سے کسی ایک خانے سے نیچے گر گیا تھا۔

عالیہ کو اس کی کوئی خاص پرواہ نہیں تھی کیونکہ ایک سلائس گر جانے سے کونسی قیامت آجانی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے پلیٹ واپس دیوار پر رکھی اور نیچے جھانکا۔

اوپری منزل پر سے ہوتا ہوا وہ روشندان نیچے ایک چھوٹے کمرہ نما جگہ پر ختم ہوتا تھا۔

وہاں اس وقت اندھیرا تھا۔ لیکن سورج کی روشنی میں اسے وہاں وہ پیزہ نظر آگیا۔

"شٹ یہ تو مالک مکان کے فلور پر گر گیا ہے۔"

اس نے خود کو کوسا۔ پھر دوبارہ نیچے جھانکا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ لوگ اس جگہ کو استعمال نہیں کرتے تھے۔

"کیا یہ کوئی اسٹور روم ہے؟ پھر تو ٹھیک ہے۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ نے خود کو تسلی دی۔ پھر وہ اپنا موبائل اور پلیٹ اٹھائے وہاں سے نیچے چلی گئی۔

رات کے دو بجے کا وقت تھا۔ وہ بستر پر لیٹی تھی۔ کمبل اس کے پیروں کے پاس تھا۔ اے سی چلنے کے باوجود اسے حبس محسوس ہو رہا تھا۔اس نے کمبل کو خود پر سے ہٹا دیا تھا لیکن ابھی بھی وہ پسینے میں شرابور تھی۔ وہ بار بار کبھی چہرہ ایک جانب کرتی، تو کبھی دوسری جانب۔ نیند میں شاید وہ کوئی خواب دیکھ رہی تھی۔

وہ کسی سفید کمرے میں تھی۔چاروں طرف سے تیز سفید روشنی اس کی آنکھوں میں پڑ رہی تھی۔اس نے ایک ہاتھ پیشانی کے قریب رکھ کر آگے کی سمت دیکھا۔ فرش پر سفید ٹائلز لگے ہوئے تھے۔ وہ دودھ کی طرح سفید تھے۔اس نے دائیں بائیں دیکھا لیکن وہ اس جگہ کو پہچان نہیں سکی۔ پھر اس کے چاروں اطراف آتی روشنی میں مزید اضافہ ہو گیا اور ایک جھٹکے سے اس کی آنکھ کھل گئی۔

www.novelsclubb.com

ایسا خواب اس نے پہلی بار دیکھا تھا۔ وہ عموماً اپنے خواب یاد نہیں رکھ پاتی تھی کیونکہ اس کے اکثر خواب بے تکے ہوتے تھے۔ لیکن یہ خواب ان سے مختلف تھا۔

دو دنوں سے وہ مسلسل خواب میں وہی سفید کمرہ دیکھ رہی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ایسا کیوں ہو رہا تھا؟ اس نے اس کا ذکر اپنے والدین سے نہیں کیا۔ وہ انہیں بتاتی بھی کیا؟ کہ اسے خواب میں ایک سفید ٹائلوں والا کمرہ دکھتا ہے؟ اور اس کا مطلب کیا ہے؟

www.novelsclubb.com

آج رات بھی وہ اسی کمرے میں واپس آ گئی۔ سب کچھ ویسا ہی تھا جیسا وہ پچھلی دو راتوں میں دیکھتی رہی تھی۔ لیکن آج ان سفید ٹائلز پر کوئی سفید کپڑوں میں ملبوس بیٹھا ہوا

تھا۔اس نے ایک قدم آگے جا کر اس کا چہرہ دیکھنا چاہا تو اس نے خود ہی سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

سفید پیروں تک آتا گاون پہنے،اس کے بال کالے لمبے تھے۔جو اس وقت کھلے ہوئے ہونے کی وجہ سے اس کی کمر پر پھیلے ہوئے تھے۔اس کی جلد گرے رنگت کی تھی جیسے راکھ کا رنگ ہوتا ہے۔وہ عمر رسیدہ تھی۔اس کا چہرہ ڈراونا نہیں تھا لیکن وہ اس وقت غصے سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

عالیہ نے خشک ہوتے حلق کو تر کیا۔اس نے آج سے پہلے کبھی اس عورت کو نہیں دیکھا تھا لیکن اسے دیکھ کر پتہ نہیں کیوں عالیہ کو ایسا لگا کہ یا تو وہ زندہ نہیں تھی یا پھر وہ اس دنیا کی نہیں تھی۔

"صاف کرو!گندگی کو صاف کرو!"اس نے فرش پر بیٹھے اونچی آواز میں کہا

www.novelsclubb.com

اس کی آواز اتنی خوفناک تھی کہ ایک لمحے کے لیے تو عالیہ کا دل ہی رک گیا۔ اس عورت کے لب نہیں ہل رہے تھے لیکن وہ مسلسل کہتی جا رہی تھی کہ گندگی کو صاف کرو۔

پھر وہ اچانک اس کی نظروں کے سامنے سے غائب ہو گئی۔ عالیہ نے دائیں بائیں دیکھا اور تبھی وہ اچانک اس کے بلکل مقابل آ گئی۔ عالیہ کے پیروں سے جان نکل گئی۔ اس کا چہرہ اتنا قریب تھا۔ اور اس کی آنکھوں میں کتنا طیش تھا۔

عالیہ وہیں فرش پر بیٹھ گئی۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ ایک خواب ہے۔ صرف اور صرف ایک خواب! مجھے خود کو جگانا ہو گا۔"

تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔

جب اسے روز وہ عورت خوابوں میں نظر آنے لگی تو وہ دوبارہ چھت پر گئی۔ جس دن پلیٹ جال پر گری تھی اسی دن سے یہ سب شروع ہوا تھا۔ اس نے ڈرتے ڈرتے روشندان سے نیچے جھانکا۔ آج گراونڈ فلور پر تھوڑی روشنی تھی۔ یہ جان کر اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا کہ وہ اسٹور روم نما کمرہ سفید رنگ کا تھا اور اس کے ٹائلز بھی سفید تھے۔ بلکل ویسا کمرہ جو وہ خواب میں دیکھتی ہے۔ اور وہ پیزہ کا ٹکڑا ابھی تک وہیں پر موجود تھا۔ پس وہ سارا ماجرہ سمجھ گئی۔

www.novelsclubb.com

دونوں فلور پر صاف صفائی کرنے ایک ہی کام والی آتی تھی۔ اس نے کام والی کو وہ اسٹور روم صاف کرنے کو کہا

"لیکن وہ جگہ تو بند رہتی ہے۔"

اس نے جواب دیا

"میں جانتی ہوں لیکن مجھ سے وہاں غلطی سے کچھ گر گیا ہے۔آپ پلیز اسے صاف کر دیں۔"

جس پر کام والی نے کہا تھا کہ وہ بڑے صاحب یعنی مالک مکان سے پوچھ لے گی۔اگلے دن مالک مکان نے فوراً اسے وہ جگہ صاف کرنے کا حکم دیا اور پھر عالیہ کے والد کو بلا کر تنبیہ بھی کی کہ آئندہ وہاں پھر کچرا یا گندگی وغیرہ نہ پھینکیں۔

www.novelsclubb.com

"رانا صاحب بچی سے غلطی ہو گئی لیکن آپ اتنے پریشان کیوں ہو رہے ہیں؟" عالیہ کے والد نے ان کی پریشانی کی وجہ دریافت کی

جس پر رانا صاحب نے انکشاف کیا کہ وہاں کوئی مخلوق ڈیرہ جمائے بیٹھی ہے اور اسے بلکل گوارہ نہیں کہ کوئی اس کمرے میں کسی قسم کا سامان رکھے یا پھر کوئی گندگی پھینکے۔ بقول رانا صاحب وہ مخلوق وہاں صدیوں سے آباد ہے اور رانا صاحب اور ان کی فیملی اس کمرے کو تالا لگا کر رکھتے ہیں۔ لیکن سال میں ایک دو دفعہ وہ وہاں کی صفائی کرواتے رہتے ہیں۔ ورنہ وہ مخلوق ان کا جینا دوبھر کر دیتی ہے۔

عالیہ نے اپنے خوابوں کے بارے میں اپنے والدین کے علاوہ کسی کو نہیں بتایا تھا۔ اور اس کمرے کی صفائی کے بعد سے اسے وہ خواب آنا بھی بند ہو گئے تھے۔ لیکن وہ آج بھی اس چھت پر نہیں جاتی۔ جبکہ ان کے فلور والے روشندان پر اس کے والدین نے کارڈ بورڈ کے ٹکڑے ڈال دیے ہیں تاکہ جانے انجانے میں بھی وہ کبھی وہاں کچھ پھینک نہ دیں۔

www.novelsclubb.com

عالیہ کا خیال ہے کہ شاید وہ مخلوق وہاں عبادت کرتی ہے۔اسی لیے اسے وہاں زرا بھی گندگی پسند نہیں۔ لیکن حقیقت جو بھی ہو جب تک ہم ایسی مخلوق کو پریشان نہ کریں تو عموماًوہ بھی ہمیں پریشان نہیں کرتیں۔اگروہ امن پسند ہوں تو۔

www.novelsclubb.com

بونا آدمی:

رات بہت ہو چکی تھی اور آفس میں پورے دن کی بھاگ دوڑ سے وہ کافی تھک گیا تھا۔ اس نے گھر پہنچتے ہی سیدھا اپنے کمرے کا رخ کیا۔ عشاء کی اذان ہوئے تقریباً تین گھنٹے گزر چکے تھے۔ وہ کبھی نماز مس نہیں کرتا تھا لیکن آج تھکن اتنی تھی کہ اس نے سوچا کچھ دیر آنکھیں میٹھی کر لینے کے بعد اٹھ کر نماز ادا کر لے گا۔

دیر تک سونے کا ارادہ نہیں تھا اس لیے وہ رات کو سوتے وقت جو دعائیں پڑھتا تھا، وہ اس نے آج نہیں پڑھیں۔

www.novelsclubb.com

بیڈ پر دراز ہو کر وہ گہری نیند سو گیا۔ نجانے رات کے کس پہر اس کی آنکھ کھل گئی۔ آنکھیں کھلنے کی وجہ شاید کمرے میں موجود بلب کی وہ روشنی تھی جسے وہ بند کرنا بھول گیا تھا۔ ابھی وہ پوری طرح سے اپنے ہوش میں نہیں آیا تھا۔

لیکن آنکھیں کھولتے ہی اسے اپنی نظروں کے سامنے، چہرے سے صرف تین انچ اوپر کوئی سیاہ بادل جیسی چیز نظر آئی۔اس نے پلکیں جھپکائیں۔ کہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ رہا؟

وہ چہرہ تھا۔ کسی آدمی کا چہرہ۔ جو آنکھیں پھاڑے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔ وہ اس کے جسم کے اوپر ہوا میں گویا کسی بادل کی طرح اڑ رہا تھا؟ یا پھر یہ کہنا چاہیے کہ تیر رہا تھا؟

اس کا قد بہت ہی چھوٹا تھا۔ وہ بونا آدمی چہرے پر حیرت کے آثار لیے ہوا میں ہچکولے کھا رہا تھا۔ نصیر کو اپنی روح قبض ہوتے محسوس ہوئی۔ بھلا یہ کونسی بلا تھی جو اس کے اوپر منڈلا رہی تھی؟

www.novelsclubb.com

اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں موند لیں۔ دل ہی دل میں وہ آیت الکرسی پڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولیں۔اب وہ مخلوق وہاں نہیں تھی۔

وہ فورا بیڈ پر سے اٹھ گیا۔اس کی نیند اڑ گئی تھی۔گھڑی میں وقت دیکھا تو گیارہ بج رہے تھے۔اس نے فورا باتھ روم کا رخ کیا تاکہ وضو کر سکے۔

نصیر کا کہنا تھا کہ وہ بونا آدمی کوئی دوسری مخلوق تھی۔اس رات ایک تو اس نے نماز پڑھنے میں سستی کی اور ساتھ ہی سوتے وقت کی مسنون دعائیں بھی نہیں پڑھیں۔اس واقعہ کے بعد سے کوئی رات ایسی نہیں گزری کے نصیر وضو کر کے اپنی ساری دعائیں پڑھ کر نہ سویا ہو۔

www.novelsclubb.com

غیر معمولی صلاحیت:

آج اتوار یعنی چھٹی کا دن تھا۔ ہر اتوار کی طرح آج بھی ملیحہ نے جلدی جلدی اپنے سارے کام نمٹائے اور تقریباً شام کے پانچ بجے کے قریب وہ فارغ ہو کر اپنے کمرے میں آگئی۔ ہفتے میں ایک دن اس نے خصوصی طور پر psychic reading کے لیے مختص کیا ہوا تھا۔ اور لگ بھگ ایک مہینے سے ہر اتوار کی شام کو وہ اس سیشن کا انعقاد کرتی تھی۔

دو سال قبل ملیحہ نے نوٹس کیا کہ وہ جو منظر یا واقعہ اپنے خواب میں دیکھتی وہ اگلے دن بلکل ویسے ہی رونما ہو جاتے تھے۔ پہلے تو یہ اسے اپنا وہم لگا۔ لیکن مسلسل دو ماہ میں اس کا ہر ایک خواب حقیقت کا روپ دھار چکا تھا۔ حتی کے اسے یہ بھی معلوم ہوتا کہ آج کون کب کیا کہے گا اور اس کا وہ کیا جواب دے گی۔ کیونکہ وہ اس گفتگو کو پہلے ہی اپنے خواب میں دیکھ چکی ہوتی تھی۔ دھیرے دھیرے اس کے اسکول میں یہ بات عام ہو گئی کہ ملیحہ کے خواب سچے ثابت ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات اسکول کے بچے صبح ہی اس

www.novelsclubb.com

سے سوالات کرنے پہنچ جاتے کہ بتاؤ آج کچھ خاص ہو گا؟ان کے جواب میں ملیحہ انہیں بتادیتی کہ آج فلاں ٹیچر اسکول نہیں آئیں گی۔پرنسپل آج فلاں بچے کو سزادیں گے۔ آج ہمیں اسکول کی جانب سے کسی ٹرپ کا نوٹس ملے گا۔غرض وہ جو کہتی سب کچھ ویسا ہی ہوتا۔لوگ اسے psychic کہنے لگے تھے یعنی ایسا انسان جس کے پاس غیر معمولی صلاحیت ہو۔

ملیحہ نے جب اپنی والدہ سے ان واقعات کا ذکر کیا تو وہ ذرا بھر بھی حیران نہ ہوئیں۔ کیونکہ ان کے خود کے خواب بھی سچے ثابت ہوتے تھے۔ہاں البتہ انہیں ایسے خواب مہینے میں کبھی کبھار نظر آتے جبکہ ملیحہ کا تو اب یہ روز کا معمول بن گیا تھا۔انہوں نے ملیحہ کو بتایا کہ کس طرح اس کی نانی اور دادی کے ساتھ بھی ایسے ہی واقعات پیش آتے تھے۔ان کو جنات دیکھائی دیتے،اور وہ بہت سی بیماریوں کا علاج اللہ کے حکم سے بغیر کسی دوائی کے کرتی تھیں۔یہ صلاحیت ایک تحفہ تھی جو ملیحہ کو وراثت میں ملا تھی۔یہ جان کر ملیحہ کو ان صلاحیات کے بارے میں جاننے کا تجسس ہوا اور پھر اس نے اگلے ہفتے

www.novelsclubb.com

لائبریری میں بیٹھ کر psychic abilities پر لکھی جانے والی تقریباً ہر کتاب ورق بہ ورق پڑھ لی تھی۔

انہی میں سے ایک کتاب میں کسی مصنف نے psychic readings کا ذکر کیا تھا۔ جس میں ایسی غیر معمولی صلاحیت رکھنے والا شخص کسی بھی جاننے والے یا انجان انسان کے ماضی، حال اور کبھی کبھی مستقبل کی کچھ جھلکیاں بھی دیکھ سکتا ہے۔

ملیحہ کو کسی کا مستقبل جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی کیونکہ یہ علم اس کے نزدیک صرف اس کے رب کے پاس تھا۔ لیکن یہ ٹاپک تھا تو بہت دلچسپ کے کس طرح آپ کسی کے بارے میں کچھ بھی جان سکتے ہیں وہ بھی اس انسان سے کوئی بھی رابطہ کیے بغیر۔

www.novelsclubb.com

لیکن یہاں ایک مسئلہ درپیش تھا۔ ملیحہ تو اپنے دوستوں، رشتے داروں اور جاننے والوں کے بارے میں بہت سی معلومات رکھتی تھی۔ اگر وہ ان کی ریڈنگ کرے تو اس بات

کے امکانات بہت زیادہ تھے کہ اس کا ذہن اسے وہی معلومات فراہم کرے گا جو وہ پہلے سے جانتی تھی۔ وہ یہ تجربہ کسی انجان شخص پر بھی نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ اسے اس کے لیے آمادہ کیسے کرے گی؟ اور اگر وہ آمادہ ہو بھی گیا تو وہ اس بات کی تصدیق کیسے کرے گی کہ جو اس نے دیکھا وہ سچ ہے بھی یا نہیں؟ وہ دوسروں کی نظروں میں مذاق نہیں بننا چاہتی تھی۔ بہت سوچ بچار کے بعد اسے ایک ایسا انسان مل گیا جس کے بارے میں وہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی انجان تھی۔

اس کی دوست زارا۔ وہ بیرون ملک مقیم تھی اور ان کی ملاقات آئن لائن کسی ویب سائٹ پر ہوئی تھی۔ زارا نے اسے اپنی اور اپنی فیملی کی تصاویر بھیجی تھیں۔ وہ اپنی ماں، بڑی بہن اور ایک چھوٹے بھائی کے ساتھ رہتی تھی۔ اس کے والدین نے بہت پہلے ہی علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ ملیحہ نے آج تک کبھی اس کے باپ کو نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی وہ اس بارے میں زارا سے سوال کرتی۔ اور زارا بھی اس معاملے کو لے کر بہت حساس تھی۔

www.novelsclubb.com

زارا کے بارے میں وہ کافی کچھ جانتی تھی۔ لیکن اس کا ماضی اور بہت ساری باتیں آج بھی اس کے لیے ایک راز تھیں۔ اس نے جھٹ سے زارا سے ریڈنگ کے لیے اجازت طلب کی۔ اس کی امید کے عین مطابق زارا نے اجازت دے دی کیونکہ اسے ملیحہ کی صلاحیت کا یقین تھا۔

ملیحہ نے کمرے کی لائٹ بجھا کر صرف بیڈ سائڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ کو روشن رہنے دیا۔ اس کی زرد روشنی میں گویا کمرے کا ماحول بے حد پر سکون ہو گیا۔ کھڑکی اور دروازہ وہ پہلے ہی بند کر چکی تھی۔ قالین پر بیٹھ کر اس نے ایک نوٹ بک اور قلم اپنے پاس رکھ لیا۔ دو ہفتوں سے کوشش کرنے کے باوجود اسے ابھی تک کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی تھی۔ لیکن وہ ہمت نہیں ہارے گی۔

www.novelsclubb.com

آنکھیں بند کر کے اس نے گہری سانس اندر کھینچی پھر دھیرے دھیرے سانس باہر خارج کی۔ meditation کرتے ہوئے اس نے اپنے ذہن سے تمام خیالات باہر نکال دیے۔ اب صرف وہاں اس کے سانسوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اپنے ذہن

میں زارا کا چہرہ آگے لاتے ہوئے اس نے پوری توجہ زارا اور اس کے خاندان پر مرکوز کر دی۔ وہ تمام باتیں اس کے ذہن میں گھومنے لگیں جو زارا نے اسے اپنے بارے میں بتائی تھیں۔ لیکن اسے ان باتوں سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ اسے آج کچھ ایسا جاننا تھا جو زارا نے اسے کبھی نہیں بتایا ہو۔

کچھ دیر تک اس کا ذہن انہی یادوں میں بھٹکتا رہا۔ تھوڑی محنت کے بعد وہ اپنے خیالات پر کافی حد تک قابو پا چکی تھی۔

اپنے ذہن میں اس نے کوئی تصویر بنتی دیکھی۔ کچھ ٹکڑے آپس میں جڑتے چلے گئے۔ اور اب وہ منظر واضح تھا۔ وہ ایک آنکھ تھی۔ دائیں آنکھ۔ پھر منظر بدل گیا۔ اب وہ کسی کا پیر تھا۔ بایاں پیر۔ پھر اسے کسی نجی ہسپتال کا بورڈ نظر آیا۔ اس کے بعد سبز رنگ کے کپڑے پہنے کچھ لوگ۔ جیسے سرجن وغیرہ آپریشن تھیٹر میں پہنتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

ملیحہ نے بدستور آنکھیں بند رکھتے ہوئے پاس رکھے قلم کو انگلیوں سے محسوس کیا پھر اس نے قلم سے نوٹ بک میں ذہن میں آنے والے تمام مناظر نوٹ کر لیے۔

اس کے بعد سب کچھ دھندلا ہو گیا۔ وہ بہت دیر تک کوشش کرتی رہی تاکہ اسے کچھ اور نظر آ جائے لیکن ایسا نہیں ہوا۔

اس نے انٹرنیٹ پر کسی بلاگ میں پڑھا تھا کہ ایک بار آپ کی صلاحیت جاگ جائے تو اسے استعمال کرنا آسان ہوتا ہے۔ شاید اس کی صلاحیت ابھی تک پوری طرح سے جاگی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے تھک ہار کر آنکھیں کھول دیں۔ نوٹ بک کی جانب دیکھتے ہوئے اس نے دل میں سوچا

"آج بھی کچھ خاص نتائج نہیں ملے۔"

اس نے سر اٹھا کر سامنے کی جانب دیکھا اور تبھی وہ سہم گئی۔اس کے سامنے میلے کچیلے سے حلیے میں کوئی آدمی کھڑا تھا۔اس کے چہرے کا رنگ زرد تھا اور آنکھوں کے نیچے بڑے سیاہ حلقے تھے۔ سر کے بال آپس میں چپکے ہوئے تھے جیسے کئی ہفتوں سے بالوں میں کنگھی نہ کی ہو۔وہ ٹکٹکی باندھے ملیحہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔

ملیحہ نے پیچھے کی جانب ہٹنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم ساکت ہو گیا تھا۔وہ ہل نہیں پا رہی تھی۔ وہ آنکھوں میں خوف اور وحشت لیے اس آدمی کو دیکھ رہی تھی۔ڈر کے مارے اس کے منہ سے چیخ بھی نہیں نکل رہی تھی۔اس لمحے بس اسے یہی سمجھ آ رہا تھا کہ کوئی چور اس کے گھر میں گھس آیا ہے۔اور آج اس کی والدہ بھی گھر پر نہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ آدمی چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اس کے قریب آ گیا۔ ملیحہ کی آنکھیں مسلسل اس پر مرکوز تھیں۔اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔اس آدمی نے پاس آکر ایک ہاتھ سے ملیحہ کے پیر کو چھوا۔ملیحہ کو لگا جیسے اسے کرنٹ لگ گیا ہو۔اس کے پورے جسم میں

حرکت ہوئی لیکن وہ اپنی جگہ سے ابھی بھی ہل نہیں سکی۔ گویا کسی نے اسے وہاں جکڑ رکھا ہو۔

"مجھے معاف کر دینا۔"

اتنا کہہ کر وہ آدمی اس کی آنکھوں کے سامنے اوجھل ہو گیا۔ ملیحہ ایک جھٹکے سے فرش پر سے اٹھ گئی۔ اس کا پورا جسم پسینے میں تر تھا۔ اس نے فوراً کمرے کی لائٹ جلا دی۔ اس نے جا کر پورے گھر کی تلاشی لی لیکن اسے وہ آدمی دوبارہ نظر نہیں آیا۔

ملیحہ کچن کاؤنٹر کی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔ اس نے گلاس میں پانی انڈیل کر اپنے پاس رکھ لیا۔ لیکن اس سے پہلے کے وہ پانی کے گلاس کو ہاتھ لگاتی اس کے ذہن میں ایک خیال ابھرا۔

www.novelsclubb.com

"ہو سکتا ہے وہ سب میرا خواب ہو؟"

لیکن ملیحہ پورا وقت جاگ رہی تھی۔اس نے آخر میں سیشن ختم ہونے پر آنکھیں کھولی تھیں اور تب اسے وہ آدمی وہاں نظر آیا تھا۔بہت دیر تک سوچ وبچار کرنے کے باوجود ملیحہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اس کا ذکر زارا سے ضرور کرے گی۔

اگلے دن زارا سے بات کرتے ہوئے اس نے نوٹ بک میں موجود ان تمام باتوں کا ذکر کیا تو زارا نے اسے بتایا کہ جب وہ چھوٹی تھی تو ایک حادثے کی وجہ سے اس کی بائیں آنکھ اور دائیں پیر کا آپریشن ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ جان کر ملیحہ کی کچھ ہمت بندھی یعنی وہ چیزیں تصور نہیں کر رہی تھی۔ان سب کا آخر میں کچھ نہ کچھ مطلب بن رہا تھا۔پھر اس سے اس آدمی کا ذکر کیا تو زارا نے اس سے لاتعلقی کا اظہار کیا۔

"کیا تم مجھے اپنے والد کی تصویر بھیج سکتی ہو؟"

ملیحہ نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا

وہ جانتی تھی اس موضوع کو لے کر زارا بہت حساس تھی لیکن آج معمول کے برعکس اس نے منع نہیں کیا۔

---

www.novelsclubb.com

لیپ ٹاپ کی اسکرین پر روشن اس تصویر کو وہ نجانے کب سے گھور رہی تھی۔ یہ وہی آدمی تھا جسے اس نے کل اپنے کمرے میں دیکھا تھا۔اس نے فوراً اس بات کا تذکرہ زارا سے کیا۔

زارا نے اسے بتایا کہ اس کے والد کو شراب نوشی کی بری لت لگ گئی تھی۔اس لیے اس کی والدہ بچوں کو لے کر بیرون ملک چلی گئیں۔ڈیڑھ سال قبل اس کے والد کی موت واقع ہو گئی تھی۔ملیحہ کو یہ جان کر مزید حیرانگی ہوئی کہ زارا نے اپنے والدین کی علیحدگی کے بعد کبھی اپنے والد سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی اور ان کی جانب سے بھی ایسی کوئی کوشش نہیں ہوئی۔زارا اپنے ماضی میں رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعات کا ذمہ دار اپنے والد کو گردانتی تھی۔اور اس کی وجہ سے وہ ان سے نفرت کرتی تھی۔اور شاید وہ انہیں کبھی معاف نہ کر سکے۔

ملیحہ چند لمحیں خاموش رہنے کے بعد گویا ہوئی

"تمہارے پاپا نے کہا تھا کہ مجھے معاف کر دینا۔"

www.novelsclubb.com

اس کی بات سن کر زارا کچھ نہیں بولی لیکن اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ گرتے آنسو گواہی دے رہے تھے کہ اب شاید اس نے اپنے باپ کو معاف کر دیا تھا۔

ملیحہ کی زندگی میں بہت سے واقعات رونما ہوئے اور میں اس سے مزید بھی بہت کچھ سننا چاہتی تھی لیکن وقت کم تھا اس لیے دوبارہ ملاقات کا وعدہ لے کر میں نے ملیحہ سے رخصت طلب کی۔

www.novelsclubb.com